سوال

میرے خاوند نے قسم اٹھائی کہ جب اس نے سنا کہ اس کے بیٹے نے کسی معین عورت سے عقد نکاح کرلیا تو مجھے طلاق یہ علم میں رہے کہ اس نے یہ قسم پہلے بھی دوسرے مواقع پر دوبار اٹھائی تھی، اور یہ تیسری بار ہے، اس نے بالفعل سن لیا کہ بیٹے نے کسی عورت سے لکھائی کی لیکن رجوع کرلیا، اور مجھے کہنے لگا: اگر اس نے شادی کا اسٹام دیکھ لیا تو مجھے طلاق دے دے گا، اس سلسلہ میں دینی حکم کیا ہے؟ اور خاوند کے متعلق میرا موقف کیا ہو؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اگر خاوند قسم طلاق کی قسم اٹھائے کہ جب اس نے سنا کہ بیٹے نے کسی معین عورت سے عقد نکاح کیا تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے گا، پھر اس نے اسے سن بھی لیا تو یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ خاوند کی ظاہری عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف سننے سے ہی طلاق نہیں دے گا، بلکہ ضروری ہے کہ وہ سننے کے بعد طلاق دے

اس بنا پر خاوند کی جانب سے یہ کلام طلاق کی دھمکی ہے تو اسے حق ہے کہ وہ طلاق دے یا طلاق نہ دے، اور جب وہ طلاق نہیں دیتا تو صرف اس کلام کی بنا پر طلاق واقع نہیں ہوگی

یہ تو اس صورت میں ہے جب اس نے کہا ہو کہ وہ اسے طلاق دے دے گا

لیکن اگر اس نے یہ کہا کہ: جب اس نے یہ سنا تو اس کی بیوی کو طلاق، تو اس کا حکم پہلے الفاظ سے مختلف ہوگا

.جمہور اہل علم کے ہاں صرف سننے سے ہی طلاق واقع ہو جائیگی، اور اسے طلاق دینے کی ضرورت نہیں

اور کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ یہ خاوند کی نیت پر منحصر ہوگا

اگر تو اس نے بیٹے کو ڈرانا اور دھمکانا چاہا اور اسے اس عورت سے شادی سے روکنا چاہا اور طلاق کا ارادہ نہیں تھا، تو اس کو قسم کا کفارہ لازم ہوگا، اور طلاق واقع نہیں ہوگی

اور اگر طلاق واقع ہونے کی نیت کی تو صرف خبر سنتے ہی ایک طلاق واقع ہو جائیگی

خاوند کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور اسے اللہ کی حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے، اور اسے طلاق کے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کے نتیجہ میں احکام اور اثرات مرتب ہوتے ہیں

اسے معلوم ہونا چاہیے کہ طلاق کے مسائل کا مرجع شرعی عدالت ہے، خاص کر اختلاف اور خاوند کی نیت کا یقین نہ ہونے کے وقت کہ اس نے طلاق کے کلمات کس لیے بولے تھے شرعی عدالت سے رجوع کرنا چاہیے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب